سلسلۂ اشاعت 163

مرثیہ در فضائلِ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام و سلطان العلماء سید محمد نقوی رضوان مآبؒ و سید العلماء سید حسین علیہین مکان فرزندانِ مجدد شریعت حضرت غفران مآبؒ و بادشاہِ متشرع ثریا جاہ نواب امجد علی شاہ اودھ (بند ۶۴)

مصنف

خدائے سخن مرزا سلامت علی دبیر اعلیٰ اللہ مقامہ

ناشر

ڈیجیٹل لائبریری آف نور ہدایت فاؤنڈیشن

امام باڑہ غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ، چوک، لکھنؤ ۲۲۶۰۰۳ (یوپی) انڈیا

نام کتاب : مرثیہ

مصنف : خدائے سخن مرزا سلامت علی دبیرؔ اعلیٰ اللہ مقامہ

تاریخ وسنہ اشاعت (آنلائن) ۵/ جنوری ۲۰۲۰ء

ناشر : ڈیجیٹل لائبریری آف نور ہدایت فاؤنڈیشن

مدیر : سید مصطفیٰ حسین نقوی اسیفؔ جائسی

نائبین مدیر: بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی

سید قائم مہدی نقوی تذہیبؔ نگروری

فیروز علی کوپا گنج مئو (تزئین کار)

عظمت علی مبارکپوری

امام باڑہ غفران مآبؒ، مولانا کلب حسین روڈ،

چوک، لکھنؤ ۲۲۶۰۰۳ (یوپی) انڈیا

عرض نور

علم وادب کی دنیا میں 'ماہنامہ' کی اپنی ابلاغی اہمیت ہوتی ہے۔ یہ 'جلد بازی کے ادب' صحافت میں ایک حد تک استقامت کا رنگ بھر کر اسے علمی وادبی متانت کا قابل توجہ بنا دیتا ہے اور 'کتابی' انداز کی پذیرائی اور یادگاری کے قریب تر کر دیتا ہے۔ کچھ یہی وجہ ہے کہ آج کے ترقی یافتہ دور میں علمی وسائنسی تحقیقی مجلوں میں ماہنامہ کا غلبہ قائم ہے۔ ایسے مجلّے عموماً اختصاصی ہو گئے ہیں اور اپنے معیار ومقدار کے لحاظ سے بڑے معتبر وموقر ہو چکے ہیں۔

دینی وملی ماہنامہ جو بنیادی طور پر اختصاصی ہوتے ہیں، ان کی بھی اپنی روایت رہی ہے اور اپنا خاص مقام۔ اردو زبان میں برصغیر ہند میں ایسے ماہناموں کی تاریخ قدیم بھی ہے اور درخشاں بھی۔

ماہنامہ 'شعاع عمل' ایسے ماہناموں کی صف میں شامل ہونے والا نسبتاً تازہ اضافہ ہے۔ پھر بھی یہ اپنی اشاعت کی 'صدی' برسوں پہلے مکمل کر چکا ہے اور 'دوسرے عشرہ' کی تکمیل کی طرف اپنے استقلال کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ اس 'کم عمری' میں اپنے نمود اور بلوغ نظر کے جھنڈے گاڑ چکا ہے۔ ساتھ ہی کئی جہات سے اپنے امتیازات اور خصوصیات ثبت کر چکا ہے۔ 'شعاع عمل' میں ابتدا سے معیاری علمی وتحقیقی مشمولات کے ساتھ 'یادگاری' کا عنصر نمایاں رہا ہے۔ علم وقلم کی نوابغ روزگار ہستیوں کی یادگار زمانہ مضامین کے ساتھ اس کا ہر شمارہ یادگار اور قابل قدر رہا اور مقبول عوام وخواص بھی۔ اسی یادگاری کے عنصر کے پیش نظر اس کے مطبوعہ ومطبوع عام معیاری مضامین کو ایک ایک کر کے سرِدست نور ہدایت فاؤنڈیشن کی آن لائن ڈیجیٹل لائبریری سے سالکانِ راہ تحقیق کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

زیرِ نظر پیش کش بھی مذکورۂ بالا سلسلہ کی ۱۶۱ ر ویں کڑی ہے جس کا موضوع مرثیہ درفضائل معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام وسلطان العلماء سید محمد نقوی رضوان مآبؒ و سید العلماء سید حسین علیین مکان فرزندانِ مجدد شریعت حضرت غفران مآبؒ و بادشاہِ متشرع ثریا جاہ نواب امجد علی شاہ اودھ ہے ۔ اور جس کے مصنف خدائے سخن مرزا سلامت علی دبیرؔ اعلیٰ اللہ مقامہ ہیں ۔

امید ہے، ہمارے اہل ذوق ونظر قارئین کرام ہماری اس پیش کش کو بھی شرف قبولیت اور ہمیں اپنے مفید آرا سے سے نوازیں گے۔

سید مصطفیٰ حسین نقوی اسیفؔ جائسی
دبیر مؤسسۂ نور ہدایت، لکھنؤ

❁❁❁

مرثیہ

در فضائلِ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام

وسلطان العلماء سید محمد نقوی رضوان مآبؒ

وسید العلماء سید حسین علیین مکان

فرزندانِ مجدد شریعت حضرت غفران مآبؒ

وبادشاہِ متشرع ثریا جاہ نواب امجد علی شاہ اودھ

از دفتر ماتم جلد اول (بند ۶۴)

مصنف

خدائے سخن مرزا سلامت علی دبیرؔ اعلیٰ اللہ مقامہ

♡

مرثیہ در فضائلِ معصومینؑ و سلطان العلماء سید محمد رضوان مآبؒ و سید العلماء سید حسین علیین مکان فرزندانِ مجدد شریعت حضرت غفران مآبؒ و بادشاہِ متشرع، ثریا جاہ نواب امجد علی شاہ اودھ

خلاقِ مضامین مولانا مرزا سلامت علی دبیرؔ اعلیٰ اللہ مقامہ

(۱)

طغرا نویسِ ''کُن فیکوں'' ذوالجلال ہے
فرمانِ حق میں سلطنتِ بے زوال ہے
بندے سے ہو خدا کی ثنا یہ محال ہے
اس جا زبان ، طوطیِ سدرہ کی لال ہے
عالم کو اپنے زور کا عالم دکھادیا
ظلمت کو نور خاک کو آدم بنادیا

(۲)

خورشید کا غروب، قمر کا طلوع ہے
آخر ہوئی جو شب تو سپیدا شروع ہے
ہر ایک سوئے قبلۂ طاعت رجوع ہے
ظاہر ہے ماہِ نو سے کہ صرفِ رکوع ہے
لطف و غضب سے چہرے سفید و سیاہ ہیں
قدرت پہ اُس کی شام و سحر دو گواہ ہیں

(۳)

ابری ہے مشق خامۂ قدرت ہر اک سحاب
دھوتا ہے اس کو خادمِ باراں بہ آب و تاب
ابری کے خشک کرنے پہ سر گرم آفتاب
ہر نقطہ مثلِ اخترِ تابندہ انتخاب
جاری جو نقش بندِ ازل نے قلم کیا
کیا خوب شش جہت کا مسدس رقم کیا

(۴)

اے جلّ شانہٗ وہ غفورالرحیم ہے
ہم سب ہیں درد مند وہ کُل کا حکیم ہے
رحمان و مستعان و رؤف و حلیم ہے
اس کے سوا بھلا کوئی ایسا کریم ہے
ایماں بھی دے، مراد بھی دے، عزو جاہ بھی
روزی بھی بخشے خلد بھی بخشے، گناہ بھی

(۵)

ماہی کو آب، ماہ کو بخشا ہے قرصِ نان
تاروں کو نقل، شمس کو تنویر آسمان
نرگس کو آنکھ، غنچہ کو گل، سرو کو زبان
پتھر کو لعل، کوہ کو بخشی شکوہ و شان
قطرے کو دُر عطا کیا ذرّے کو زر دیا
کیا خشک و تر کو فیض سے آسودہ کر دیا

(۶)

کیا کیا بیاں کروں میں عنایاتِ کبریا
پیدا پیمبروںؑ کو پئے رہبری کیا
ہم کو محمدؐ عربی سا نبیؐ دیا
بسم اللہ صحیفۂ فہرستِ انبیّا
آگے جو انبیائے ذوی الاقتدار تھے
محبوبِ کردگار کے وہ پیش کار تھے

(۷)

آفاق بہرہ ور ہوا حضرت کی ذات سے
آگا ہ ذات نے کیا حق کے صفات سے
تصدیق حلم رب کی ہوئی بات بات سے
رفتار نے لگا دیا راہِ نجات سے
سیکھے طریقے قربِ خدا کے حضور سے
گمراہ آئے راہ پہ نزدیک و دور سے

(۸)

سینوں سے سب کے دور ہوا دردِ بیدلی
باقی رہی نہ پیروں میں سستی و کاہلی
معراج ان کے ہاتھ سے اعجاز کو ملی
واں چاند ٹکڑے ہو گیا انگلی جو یاں ہلی
انگلی سے دو قمر کو کیا کس جلال سے
غل تھا کہ قفل چاند کا کھولا ہلال سے

(۹)

سرتا قدم لطیف تھا پیکر، مثالِ جاں
اس وجہ سے نہ سایہ بدن کا ہوا عیاں
قالب میں سایہ ہوتا ہے پر روح میں کہاں
سایہ انہیں کا ہے یہ زمینوں پہ آسماں
معراج میں جو واردِ چرخِ نہم ہوئے
سائے کی طرح راہ سے جبریل گم ہوئے

(۱۰)

سایا میں ڈھونڈتا تھا رسولِ غیور کا
سائے کے بدلے مل گیا مضمون نور کا
قالب جو بَن چکا ملک و جن و حور کا
تقسیم شیعوں میں ہوا سایہ حضور کا
سائے سے اِن کے شیعوں کے پرنور دل بنے
دل بن چکے تو دیدۂ حق بیں کے تل بنے

(۱۱)

انداز ایک سائے کا ہر جا نیا ہوا
ظلمت میں خضر کے لئے آبِ بقا ہوا
جنت میں چشمِ حور کا وہ طوطیا ہوا
اوجِ ہوا میں شاہوں کی خاطر ہما ہوا
بالعکس یہ مقولے ہیں اہلِ شعور میں
اندھیر ہے جو سایہ ہو خالق کے نور میں

(۱۲)

سایہ بدن کا پاسِ ادب سے جدا رہا
محبوب سے ہمیشہ وصالِ خدا رہا
یہ عاشقِ خدا بھی خدا پر فدا رہا
سائے سے اپنے دور رسولِ ہداؐ رہا
دیکھو یہ باغِ نظم جو رغبت ہو سیر کی
پر چھائیں تک نہیں یہاں مضمونِ غیر کی

(۱۳)

مصرف میں اک عبا کو شب و روز لاتے تھے
آدھی تو اوڑھتے تھے اور آدھی بچھاتے تھے
سائل کو اپنا قوت، خوشی سے کھلاتے تھے
امت کے بھوکے رہنے کا خود رنج کھاتے تھے
ناداروں کا قلق سے افاقہ پسند تھا
اپنا اور اپنی آلؑ کا فاقہ پسند تھا

(۱۴)

لوحِ جبیں پہ سنگ لگا بد دعا نہ کی
بیگانوں کے گلے سے زباں آشنانہ کی
اور عین عارضے میں نظر جز خدا نہ کی
بخشی شفا مریضوں کو اپنی دوا نہ کی
شکرانہ عافیت پہ ، تحمل بلا پہ تھا
ہر حال میں نبیؐ کو توکل خدا پہ تھا

(۱۵)

آدم ہے قبلہ اور ہے مسجود ہر ملک
کرسی ہے ان کی منبر ئہ زینۂ فلک
جاروبِ صحنِ خانہ ہے جبریل کی پلک
حوروں کی آنکھیں فرش ہیں عرش عُلا تلک
لطفِ خدا کا مومنوں پر اختتام ہے
ایسا نبیؐ ہے اور علیؑ سا امامؑ ہے

(۱۶)

اہلِ عطا میں تاجِ سرِ ہل اتا یہ ہیں
اغیار لاف زن ہیں شہِ لا فتا یہ ہیں
خورشیدِ انورِ فلکِ اِنّما یہ ہیں
کافی ہے یہ شرف کہ شہِ قُل کفا یہ ہیں
ممتاز گو خلیل رسولانِ دیں میں ہیں
کاشف ہے لَو کشف یہ زیادہ یقیں میں ہیں

(۱۷)

باطل ہر ایک مذہبِ دیر ینہ کر دیا
سینوں سے غم، دلوں سے جدا کینہ کردیا
لبریز حُبِ حق سے ہر اک سینہ کردیا
آئینِ دین و شرع کا آئینہ کر دیا
روشن ہے یہ حدیث رسولِؐ غیور سے
پیدا ہوئے ہم اور علیؑ ایک نور سے

(۱۸)

حق سے کیا علٰیحدہ باطل کو یک قلم
کعبے سے بت، یقین سے شک، عدل سے ستم
وحدت سے شرک، خیر سے شر، دیر سے حرم
عصیاں سے تو بہ، کفر سے دیں، بخل سے کرم
ثابت ہر ایک قطع سے توحید کو کیا
چن چن کے مشرکوں کو تہِ تیغ دو کیا

(۱۹)

مولا علیؑ ، امامؑ علیؑ ، مقتدا علیؑ
دستِ خدا علیؑ ہے زبانِ خدا علیؑ
ہم کیا ہیں انبیاؑ کا ہے مشکل کشا علیؑ
مشکل میں سب کے منھ سے نکلتا ہے یا علیؑ
ہر سمت بے عصا جو رواں چرخِ پیر ہے
باعث یہ ہے کہ نامِ علیؑ دستگیر ہے

(۲۰)

کعبے کو فخر اس شہ گردوں نشیں سے ہے
ممتاز وہ ولادتِ سلطانِ دیں سے ہے
بیشک شرف مکان کا ذاتِ مکیں سے ہے
کرسی کا پایہ اوج پہ عرشِ بریں سے ہے
پر حقِّ خانہ زادیِ حق کیا ادا کیا
مسجد میں روزہ دار نے سر کو فدا کیا

(۲۱)

کعبہ میں زیبِ دوشِ نبیؐ یہ امام ہے
ہمنام حق کا مہرِ نبوت مقام ہے
زیرِ نگیں جہاں ہے، زمانہ غلام ہے
روشن اِسی نگینے سے خاتم کا نام ہے
پوشیدہ حکمِ حق سے پیمبرؐ جو ہو گئے
تکیہ خدا پہ کر کے یہ بستر پہ سو گئے

(۲۲)

تھا قابلِ ولادت حیدرؑ نہ کو ئی گھر
کعبہ کیا خلیل نے تعمیر سر بسر
پایا خدا کے ہاتھ کو راغب جو تیغ پر
آئی زمیں پہ عرش سے شمشیرِ شعلہ ور
قابل خدا کے ہاتھ کے بس ذوالفقار ہے
نُہ قبّۂ فلک سے چمک جس کی پار ہے

(۲۳)

گیارہ اماموں کے ہیں پدر شاہِؑ ذوالفقار
پر بارھواں امام ہے مہدیؑ نامدار
غیبت میں ان کے فیض سے ایماں ہے برقرار
بدلی میں آفتاب ہے اور دن ہے آشکار
یوں اہل حق نے ان کو امامِ ہدا کیا
بِن دیکھے جس طرح سے خدا کو خدا کیا

(۲۴)

گوشیعوں پر ازل سے ہے افضالِ ذوالمنن
پر اب محیطِ اعظمِ رحمت ہے موج زن
اس عہد کی بہار ہے غیرت دہِ چمن
شکرِ خدا سے غنچوں کا لبریز ہے دہن
یہ یُمنِ تاجداریِ ظلِّ الٰہ ہے
امجد علی سا شاہِ فلک بارگاہ ہے

(۲۵)

شاہوں کی زیب ہوتی ہے تخت و کلاہ سے
پر حسنِ تاج و تخت ہے اس بادشاہ سے
گویا خمیر لب کا ہے ذکر الٰہ سے
مالوف سجدہ سر سے ہے سر سجدہ گاہ سے
سلطانِ کربلا کی ولا صاف دل میں ہے
سبحے کی طرح یادِ خدا آب و گل میں ہے

(۲۶)

عالم پناہ، شاہِ زمان و ابوالظّفر
انجم سپاہ و بدر نگین و فلک سیر
پرہیزگار و منصف و فیاض و دادگر
مستجمعِ جمیعِ فضائل، ملک سیر
شاہی کو بے عبادتِ حق بد سمجھتے ہیں
سجادۂ نماز کو مسند سمجھتے ہیں

(۲۷)

ہر اک صفت میں فخرِ سلاطینِ ما سلف
یکتائے عہد، گوہرِ شہوار نُہ صدف
آدم کا یہ خلف ہے خلف کا ہے یہ شرف
سرتاجِ شیعیانِ جنابِ شہِ نجف
دُرِ یتیم ، معدنِ خوشگوہری یہ ہیں
خورشیدِ آسمانِ بلنداختری یہ ہیں

(۲۸)

بازار ہو کہ شہر، محل ہو کہ بوستاں
ہر جاہے روئے دل سو ئے معبودِ انس و جاں
صانع نے رو بقبلہ بنایا ہے ہر مکاں
اس گھر سے اہل بیت کا اخلاص ہے عیاں
ممتاز اس قدر ہیں خدا کی جناب میں
آیا ہے لفظِ قبلۂ عالم خطاب میں

(۲۹)

سنکر سوال دیتے ہیں یوں سیم و زر شتاب
جس طرح سے سلام کا بیساختہ جواب
داد و دہش ہے دولتِ دنیا کی بے حساب
خمس و زکوۃ سے بھی زمانہ ہے فیضیاب
حضرت کے اس عطیہ پہ ہم جان دیتے ہیں
بیدینوں‌کو یہ دین اور ایمان دیتے ہیں

(۳۰)

سجے سے رازِ حق سرِ دست آشکارہ ہے
ہردم مشیرِ شاہِ زماں استخارہ ہے
پردے میں امرونہیِ خدا کا اشارہ ہے
دانا کو دل سے ان کی اطاعت گوارا ہے
ظاہر میں بادشہ کی رضا پر عمل کیا
باطن میں خاص حکمِ خدا پر عمل کیا

(۳۱)

یہ جنسِ معدلت سے ہے معمور ہر دکاں
دلال کی جگہ نہیں سودے کے درمیاں
ہر شے کا فائدے سے مبدل ہوا زیاں
سَم رشکِ زہر مہرہ ہے اور نیش، نوشِ جاں
اس عہد میں فساد کا زورِ بدن گیا
فتنہ بدل کے اپنا اثر عطر بن گیا

(۳۲)

خارِ جفا سے راستوں کو صاف کردیا
نوشیرواں کو قائلِ انصاف کردیا
بس عین عدل قاف سے تا قاف کردیا
دنیائے دوں کو تابعِ اشراف کردیا
چہرہ ستم کا ہے نظری اہلِ دید میں
اب ظلم چھپ کے بیٹھا ہے قبرِ یزید میں

(۳۳)

وہ دن گئے کہ کرتی تھی اندھیر چاندنی
اب قصرِ زخم میں ہے بچھانے کی چاندنی
سوزن برائے بخیہ کرن چاند کی بنی
رہزن ہر ایک راہ میں بھولے ہیں رہزنی
ہر فعلِ نا سزا کی سزا بے دریغ ہے
رہزن کے کوچے کاٹنے کو راہِ تیغ ہے

(۳۴)

ہر شب ہے روزِ عید عجب روزگار ہے
انصاف سربلند ہے کیا تاجدار ہے
اقبال یارِ شہر ہے کیا شہریار ہے
اس لطف پر یہ رحمتِ پروردگار ہے
عالم وہ ہیں کہ قدرتِ رب آشکار ہے
ہاتھوں سے جن کے مذہبِ حق پائدار ہے

(۳۵)

اوّل جنابِ مجتہد العصر والزماں
بسمِ اللہِ صحیفۂ آیاتِ عزّ و شاں
خضرِ زمانہ مرجعِ سادات و مومناں
سلطانِ عالماں، سندِ معنی و بیاں
چشم و چراغ، مجلس عالم جمال میں
خاص الخلاصۂ بنی آدم کمال میں

(۳۶)

بابش علیؑ و ختم رسلؐ جدِ امجد است
اسمش جناب حضرتِ سید محمدؐ است
در راستی چو حرفِ نخستینِ ابجد است
بالا نشینِ منبر و ایوان و مسند است
ایمن شد است شہر ز طورِ جمال او
اے من فدائے نور چراغ کمال او

(۳۷)

ناجی وہی ہیں ان سے جنہیں اعتقاد ہے
وہ اعتقاد شیعوں کو زادالمعاد ہے
ارشاد وہ بجا ہے کہ اللہ شاد ہے
خیرالجہاد اِن کے لئے اجتہاد ہے
شیعوں کو کہئے قبلہ شناس اس بیان سے
کہتے ہیں ان کو قبلہ و کعبہ زبان سے

(۳۸)

بعد ان کے سیدالعلماء مجمعِ علوم
خاصانِ ذوالجلال میں کالبدر فی النجوم
اک طبعِ پاک اور شغلِ نیک کا ہجوم
اس پر بھی ہے وفورِ نوازش علیٰ العموم
دنیا کے فخر، دین کے بھی زیب و زین ہیں
وجہِ حسن یہ ہے کہ سمّیِ حسینؑ ہیں

(۳۹)

معنیٔ حلم و لفظ حیا، آیۂ کرم
تقویٰ و زہد و عدل و ورع سر سے تا قدم
انصاف کھا رہا ہے مرے قول پر قسم
مطلوب دادِ نظم ہے نے شہرۂ رقم
واقف ہے کبریا کہ دروغ و ریا نہیں
مقصد کوئی رضائے خدا کے سوا نہیں

(۴۰)

قدرت خدا کی، شکلِ بشر میں فرشتہ ہے
کیسا فرشتہ ان کو پیمبر سے رشتہ ہے
رگ رگ بدن کی سبحۂ طاعت کا رشتہ ہے
جاری بلادِ شرع میں ان کا نوشتہ ہے
دامن قلم کا پاک حروفِ غلط سے ہے
روشن سوادِکشورِ دیں ان کے خط سے ہے

(۴۱)

یہ دونوں مقتدا ہیں، یہ دونوں ہیں خضرِ راہ
بحرینِ علم و فضل و جلال و وقار و جاہ
سعدینِ برجِ صنع خدا، قدرتِ الٰہ
اور مشرقین ملک ہدایت کے مہر و ماہ
ثابت ہے ان کے حلم سے یہ مؤمنین پر
دو قطب آسمان پہ ہیں دو زمین پر

(۴۲)

حق الیقیں ہے ہم کو کہ پاک ان کی ذات ہے
چشم کرم، مترجمِ عین الحیات ہے
دیدارِ پاک، شرحِ کتاب الصلات ہے
اخلاق وہ کہ مطلبِ تہذیب بات ہے
روشن ہے اُن پہ جو ہیں مقر، اصل و فرع کے
جوشن ہیں دو یہ بازوئے ایمان و شرع کے

(۴۳)

اس عہد میں جلال و وقار و شرف ہے کیا
قدر ان کی عہدِ مہدیؑ ہادی میں دیکھنا
اب گوشِ دل لگا کے سنیں راسخ الولا
رویائے معتبر کا سناتا ہوں ماجرا
اس خوابِ شب سے صبحِ یقیں آشکارہ ہے
ہر گوشِ اعتقاد کا یہ گوشوارہ ہے

(۴۴)

حاجیٔ کعبہ، زائرِ معبودِ پنجتن
مرزا علی، ولیِ علی عمدۂ زمن
یوں زمزمِ مقال سے تر کرتے ہیں دہن
ہجرت کے تھے ہزار و دو صد اور ساٹھ سن
صبحِ مرادِ نیمۂ شعباں کی رات تھی
آب و ہوائے کعبہ سے تازہ حیات تھی

(۴۵)

روشن ہوئی جو مشعلِ پر نورِ آفتاب
آیا حرم سے وادیٔ تنعیم میں شتاب
بخشی بدن کو غسلِ طہارت سے آب و تاب
احرام باندھتے ہی کھلا عقدۂ ثواب
لبیک زن رواں سوئے بیت الحرم ہوا
یاں تک کہ داخلِ حرمِ محترم ہوا

(۴۶)

عمرِ کہن ہوئی عملِ عمرہ سے جدید
پھر وہ پڑھیں دعائیں کہ جو ہیں بہت مفید
پڑھتے ہیں جو شبِ عرفہ حاجیِ سعید
اور بعد ازاں زیارتِ شاہنشہِ شہیدؑ
جس شاہ کا جہاز تباہی میں آگیا
کعبہ سے عرفے کو جو سوئے کربلا گیا

(۴۷)

باقی تھی نصف رات کہ آیا میں اپنے گھر
اور بعض ادعیہ وہ پڑھے خواب گاہ پر
جن کے اثر سے خواب سعید آتے ہیں نظر
اور ہوتے ہیں جمالِ ائمہؑ سے بہرہ ور
پڑھتا ہوا دعائیں یہ بندہ تو سو گیا
لیکن نصیب خواب کا بیدار ہو گیا

(۴۸)

کیا دیکھتا ہے خواب میں بندہ خدا گواہ
آندھی ہے وہ سیاہ کہ اللہ کی پناہ
آتا ہے یاد حشر کا دن خلق ہے تباہ
میرا بھی بند بند ہے لرزاں دمِ نگاہ
ناگہ گھٹا کے پردے میں حق کا کرم بڑھا
آگے نہ پھر ہوائے سیہ کا قدم بڑھا

(۴۹)

بارانِ رحمت ابدی دُر فشاں ہوا
اور کوئی شخص کعبے سے اس دم عیاں ہوا
آکر غریب خانہ پہ رطب اللساں ہوا
اے بے خبر! ظہورِ امامؑ زماں ہوا
کیا کیا محب رکابِ امامِ امم میں ہیں
میں نے کہا کہاں؟ وہ پکارا حرم میں ہیں

(۵۰)

بندہ چلا حرم کو اسی طرح با حواس
یعنی بدن میں تھا وہی احرام کا لباس
مسجد میں جا کے پایا مسلمانوں کو اداس
دیکھے گروہ ، چار مصلوں کے آس پاس
ہر فرقہ اپنے حادیِ مرشد کے سات ہے
اور انتظارِ حکمِ شہِ کائنات ہے

(۵۱)

بندہ نے اس خیال میں ہر سو اٹھایا سر
یارب ترے علیؑ کے موالی ہیں یاں کدھر
ناگہ عجم سے کچھ علماء آئے واں نظر
ہیں جمع زیرِ منبرِ اقدس اِدھر اُدھر
فی الفور اس گروہ میں میں خستہ دل گیا
یہ حق شناس حق کی جماعت میں مل گیا

(۵۲)

پوچھا امامِ عصرؑ کو تو سب نے یہ کہا
جس مدرسہ میں محکمۂ عدل ہے بپا
دوڑا میں اس طرف کو تو یہ غلغلہ اٹھا
آتا ہے کوئی شخص بحکمِ شہِ ھدا
دیکھا تو صاف رحمتِ باری نمود ہے
کعبہ میں سیدالعلماء کا ورود ہے

(۵۳)

کپڑے سفید، سبز عصا ہاتھ میں نمود
خادم بھی ایک ساتھ ہے انکے دمِ ورود
پاس اس کے دست پاک ہے اور شانۂ کبود
کنٹھا وہ خوشنما کہ پڑھیں جس پہ سب درود
ساعت وہ نیک جس سے عیاں خوش دلی ہوئی
وقتِ ظہور سے وہ گھڑی تھی ملی ہوئی

(۵۴)

احقر جو دست بوس، ہوا اس جناب کا
فرمایا تم بھی پہنچے بتائیدِ کبریا
بندے نے کی یہ عرض کہ اے میرے پیشوا
خادم کا اعتقاد تو پہلے ہی سے یہ تھا
کیا شاد اس گھڑی دلِ رنجور ہوگیا
حضرت جو پاس آئے تو غم دور ہوگیا

(۵۵)

آہستہ آپ نے یہ کہا اے خوش اعتقاد
اس دم کیا ہے قبلہ و کعبہ نے تجھ کو یاد
واں سے جو مدرسے میں گیا بندہ شاد شاد
دیکھی ترقیِ قمرِ برجِ اجتہاد
ہمسائگی ہے مہدیؑ عالی مقام سے
کل فاصلہ ہے اک درجہ کا امام سے

(۵۶)

ارشاد مجھ سے قبلہ و کعبہ نے یہ کیا
تنہا ہیں سیدالعلماء ان کے پاس جا
ہمراہ ہوں فصیحؔ بھی اس دم تو ہے بجا
ناگاہ گوش زد ہوئی بالا سے یہ صدا
کافی خدا ہے ان کی حمایت کے واسطے
بھیجا ہے ان کو ہم نے ہدایت کے واسطے

(۵۷)

ہیں آج وہ غنی مددِ خاص و عام سے
پایا ہے حکم نائبِ خیرالانام سے
تلقین کو گئے ہیں رضائے امامؑ سے
عقدے کھلیں گے سب شہِ مرداں کے نام سے
کانوں میں یہ صدا تھی کہ جو آنکھ وا ہوئی
اور ساتھ ہی اذانِ سحر جا بجا ہوئی

(۵۸)

کیوں مومنو! سنا علما کا جلال و جاہ
خوش باطنوں کو اس میں نہ شک ہے نہ اشتباہ
پر وہم و وسوسہ کو ہے جن کے دلوں میں راہ
دیکھیں نظائر اس کے، کریں غور سے نگاہ
لازم ہے سعی، قربِ الٰہی کے واسطے
توقیع ہے مفید، گواہی کے واسطے

(۵۹)

واضح یہ اک دلیل ہے تو قیع کے سوا
یوں حالِ میر باقرِ داماد ہے لکھا
حیرت تھی ان کو چند مسائل میں بارہا
ایک قافلے نے شُقۂ مُہری انہیں دیا
ہر مسئلہ کا اس میں مفصل جواب تھا
سطریں کرن تھیں اور ورق آفتاب تھا

(۶۰)

پڑھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے تعظیم کے لئے
سر پر کبھی دھرا اسے بوسے کبھی لئے
راقم کے نام کے جو نشاں مہر نے دیئے
سید نے پتلیوں کے نگینے فدا کئے
شُقہ عجب طرح کا ملا کاروان سے
گویا کہ آئی وحیِ خدا آسمان سے

(۶۱)

پوچھا تو اہلِ قافلہ نے یہ کیا کلام
گھر اپنے کربلا سے پھرے جبکہ خاص وعام
رستے میں اک جوان نے ہم کو کیا سلام
یہ نامہ دے کےہم کو بتایا تمہارا نام
صولت میں شیرِ حق تھے سراپا جواں تھے وہ
یہ مسکرا کے بولے امامِ زماںؑ تھے وہ

(۶۲)

اب شیعوں کی جناب میں میرا ہے یہ سوال
جن کے سبب سے مرتبہ بخشے یہ ذوالجلال
کیا قہر ہے ذلیل کریں اس کو بد خصال
مہلت نہ حج کی پائے رسولِؐ خدا کا لال
کیوں عرشِ کبریا نہ گرا اِس گناہ پر
تلوار بوسہ گاہِ رسالت پناہ پر

(۶۳)

خاصانِ ذوالجلال اور انبوہِ عام میں
سیدانیاں مدینہ کی بازارِ شام میں
سرننگے اہل بیت، عزائے امامؑ میں
اور اہلِ کوفہ شادیوں کے اہتمام میں
عاشور کا وہ دن ہے کہ سب خلق روتی ہے
کعبے میں ہائے آج تلک عید ہوتی ہے

(۶۴)

بس اے دبیرؔ طول سخن کو نہ دے زیاد
آباد لکھنؤ کو رکھے خالقِ عباد
والیِ ملک، حافظِ جاں ہے بعدل و داد
عالم ہیں وہ کہ حافظِ ایمان و اعتقاد
یا رب ظہورِ مہدیؑ ہادی شتاب ہو
دیدار سے ہر ایک محب فیضیاب ہو

❁❁❁

MARSIYA DAR FAZAIL E MASOOMEEN A.S

WA SULTANUL ULAMA SAYYID MUHAMMAD NAQI RIZWAAN MA'AB WA SAYYIDUL ULAMA SAYYID HUSAIN ILLIYEEN MAKAAN FARZAND HAZRAT MUJADDID E SHARI'AT HAZRAT GHUFRAAN MA'AB WA BADSHAH E MUTASHARR-E- SURAIYA JAAH AMJAD ALI SHAH AWADH (BAND64)

BY

KHUDA E SUKHAN
MIRZA SALAMAT ALI DABEER AALALLAH O MAKAAMAH

PUBLISHER
DIGITAL LIBRARY OF NOOR-E-HIDAYAT FOUNDATION
IMAM BARA GHUFRAAN MA'AB, MAULANA KALBE HUSAIN ROAD, CHOWK,
LUCKNOW,226003(UP)INDIA
PHONE-0522-2252230,08736009814
EMAIL:noorehidayat@gmail.com
WEBSITE:www.noorehidayatfoundation.org